السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیابچے کے نام رکھنے کے موقع پراحباب ، پڑوسیوں اور دوستوں کا جمع ہوا جائز ہے یا ایسی تقریب کو بدعت اور کفر قرار دیا جائے گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بچے کے نام رکھنے کے موقع پر تقریب کا انعقاد کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت نہیں ہے اور نہ حضرات صحابہ کرام کے عہد میں کبھی ایسا ہوا تھا ، جو شخص اسلامی سنت سمجھ کر ایسی تقریب منعقد کرے تو اس نے دین میں ایک ایسی چیز ایجاد کی جس کا دین سے تعلق نہیں ہے ، لہذا یہ بدعت ہونے کی وجہ سے مردود ہوگی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے :

«مَن أَحدَثَ فِی أَمرِنَا ہٰذَا مَا لَیسَ فِیہِ، فَہُوَ رَدٌّ» (صحیح البخاری ، الصلح ، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود ، ح : 2697 وصحیح مسلم ، الاقضیہ ، باب نقض الاحکام الباطلۃ ۔۔۔۔الخ ح : 1718 واللفظ لہ)

''جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کرے جو دین میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے ۔''

لیکن یاد رہے کسی ایسی تقریب کا انعقاد کفر نہیں ہے اور اگر کوئی شخص خوشی اور مسرت یا عقیقہ کی دعوت کے لیے تقریب کا انعقاد کرے اور اسے سنت قرار نہ دے تو اسمیں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص511

محدث فتویٰ